

UNLIMITED POWER

تبلکر مجاہدینے والی کتاب کا ترجمہ

لامحدود طاقت

انسانی صلاحیتوں کے لامحدود امکانات

انھوئی را بنز تیرہ تصور اقبال



مشعل

کامیابی

خوب تھے گانا، ذہین لوگوں میں اپنا مقام بنانا، بچوں میں اپنی محبت جگانا، ایمان دار نقادوں کی پسندیدگی جیتنا اور جھوٹے دوستوں کی بے وقاری سے بچنا، خوبصورتی کو سراہنا اور لوگوں میں موجود بہترین خصوصیات ڈھونڈنا، دنیا کو پہلے سے بہتر صورت میں چھوڑنا۔ چاہے وہ ایک صحت مند پچ کی شکل میں ہو، پانچ کا یا خوبصورت حصہ ہو یا کسی سماجی صورت حال میں ثابت تبدیلی۔ یہ آگئی ہونا کہ آپ کے ہونے کی وجہ سے کسی ایک فرد کی زندگی میں آسانیاں پیدا ہوئی ہیں، یہی تو کامیابی ہے۔

— رالف والٹر ایرسن

MashalBooks.com

ترتیب

سیشن A — انسانی کمال کی ماؤنگ

11	بادشاہوں کی پسندیدہ شے	پہلا باب
32	فرق — جو داعی فرق ذاتا ہے	دوسرا باب
47	موزوں و ہنی کیفیات اور آن کا کنٹرول	تیسرا باب
67	سر بلندی کا جنم: لقین	چوتھا باب
83	کامیابی کے سات جھوٹ	پانچواں باب
98	اپنے ذہن کو کنٹرول کرنا	چھٹا باب
129	کامیابی کی ساخت	ساتواں باب
143	کسی کی حکمت عملی کیسے معلوم کی جائے	آٹھواں باب
169	جسمانی نعایت (Physiology)، کامیابی اور کامرانی کا راستہ	نوواں باب
188	تو انائی، کامیابی کا فیول / اینڈھن	دوساں باب

سیشن A — کامیابی کا حصی فارمولہ

215	حدود کا خاتمه: آپ کیا چاہتے ہیں؟	گیارھواں باب
235	جامعیت / اختصار کی قوت (Precision)	پارھواں باب
250	رابطے / تعلق کا ظسم	تیرھواں باب

272	اعلیٰ کامیابی کی خصوصیات	چودھواں باب
297	مزاحمت پر قابو پانا اور مسائل حل کرنا	پندرھواں باب
311	تاظر کی طاقت: از سرنو جوڑنا (refreshing)	سولھواں باب
336	کامیابی تک آپ کی رسائی	سترھواں باب

سیشن ۱۱ — قیادت: کامرانی کا چلنچ

364	اقدار کی حاکیت: کامیابی کا حقیقی فیصلہ	اٹھارواں باب
394	دولت اور خوشی کی پانچ سمجھیاں	آنیسوال باب
410	رُجھان پیدا کرنا: ترغیب دینا	بیسوال باب
430	دائیٰ کامرانی: انسانی چلنچ	اکیسوال باب

زندگی کی دو مکانہ صورتیں ہیں، ایک تو وہ ہے جو ہمارے گرد بکھری پڑی ہے: نامہوار، غیر شفاف، بے بوادر بے ذائقہ (یا شاید بدبودار اور بدذائقہ)، جہاں تکفیں ہیں، پریشانیاں اور مشکلیں ہیں، قدم قدم پر رُکاؤٹیں ہیں، لامتناہی سمندر کی خوف ناک، پریچ طوفانی ہریں ہیں، جن میں انسان کسی پر کاہ کی مانند ہبتا چلا جا رہا ہے اور بالآخر کسی آن دیکھے گردا ب کی رُدمیں آ کر، پانی کی اتحاد گہرا بیوں میں گم ہو جاتا ہے۔ کچھ اسی قسم کی صورت کے لیے انہیوں صدی میں شاعر نے اپنی بے بُی اور بے بیشائی کا اغفار یوں کیا تھا۔

لائی حیات آئے، قضا لے چلی چلے
اپنی خوشی نہ آئے، نہ اپنی خوشی چلے

لیکن زندگی کی ایک صورت اور بھی ہے، جو ہمارے سامنے، خصوصاً ایسا اور افریقا کے پس ماندہ اور غیر ترقی یافتہ لوگوں کے لیے، کم از کم فی الحال موجود نہیں۔ ہموار، شفاف، خوش رُگ، خوشبودار اور خوش ذائقہ، جہاں تکفیں، پریشانیاں، مشکلیں اور مسائل ختم ہوتے جاتے ہیں، رُکاؤٹیں دُور ہوتی ہیں۔ خوف ناک سمندری طوفانوں میں سے نکلنے کا راستہ تکمیل پاتا ہے اور انسان کا میالی اور کامرانی کے ساحل پر بحفاظت جا آتا ہے۔ یہ دوسرا امکانی راستہ محض خواب و خیال نہیں بلکہ ایک زندہ حقیقت ہے، اسی کے ہاتھوں آج کے ترقی یافتہ خطوطوں یا خوش حال اور مہذب اقوام نے جنم لیا ہے۔ ہمارے اپنے قومی تناظر میں بہت سے افراد نے اسی امکانی راستے کو حقیقت کا روپ دیا اور جو چاہا، حاصل کر لیا۔ سیاست میں قائدِ عظم اور ذو القاری علی بھروسہ کی روشن مثالیں ہیں، جو آج بھی کروڑوں لوگوں میں بنتے ہیں۔

یہ امکانی راستہ حقیقت کا روپ کیسے اختیار کرتا ہے؟ بہتر تبدیلی کی شدید خواہش، اسے عملی حل دینے کے لیے ہوں منصوبہ بندی اور اس کے لیے مسلسل آن تھک جدوجہد! ”لامحمد و دو طاقت“ میں انھوںی راہز کا بخیادی موضوع انہی تین نکات کے گرد گوہتا ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ زندگی وہ ہے جیسی کہ آپ اُسے دکھتے ہیں، جس طرح آپ اسے گزارنا چاہتے ہیں۔ زندگی کو اپنی مرخصی کا رُگ اور رُوپ دینے کی صلاحیت آپ میں موجود ہے۔ آپ کو اسے نہ صرف اپنے اندر دیافت کرنا ہے بلکہ اسے صحیح انداز اور طریقوں سے استعمال بھی کرنا ہے۔ انھوںی راہز کے نزدیک انسان اپنے جسمانی، وُقُنی اور ماحولیاتی یا مادی حرکات کو منضبط کر کے، اپنے اندر پوشیدہ ”لامحمد و دو طاقت“ کو استعمال میں لا کر ”انہوںی“ کو حقیقت کا روپ دے سکتا ہے۔ اردو گردنگ کا ماحول، ماضی کی مشکلات اور ناکامیاں، حادثاتی یا جعلی خوف جیسے حرکات انسان کو

ڈرپُک، بزدل اور کم ہمت بنا دیتے ہیں۔ وہ اپنے مقاصد کے حصول کے لیے عملاً وہ کچھ نہیں کر پاتا، جو اسے کرنا چاہیے۔ اس طرح کے منقی محکمات اسے ہر قدم پر آگے بڑھنے سے روکتے ہیں۔ ان سے پیدا شدہ کیفیات اور ذہن میں ثابت شدہ تصاویر کی بھی شخص کے لیے اگرچہ فرضی مگر انہائی ٹھوس رکاؤں پیدا کر دیتی ہیں۔ ان رکاؤں کے خاتمے کے لیے انفرادی ڈنی کیفیات اور منقی تصاویر کا ثابت کیفیات اور ثابت ڈنی تصاویر میں تبدیل کیا جانا بہت ضروری ہے۔ کتاب میں اسی ڈنی اور جسمانی مشقیں تفصیلاً دی گئی ہیں جن کے ذریعے منقی خیالات و کیفیات اور منقی ڈنی تصاویر کو ثابت کیفیات اور تصاویر میں بدلنا آسان ہو جاتا ہے۔ ثابت اور مضبوط کیفیات کا حامل شخص ثابت جسمانی حرکات و سکنات سے مطابقت پیدا کر کے با آسانی اپنے مقصد کے حصول کی جانب پڑھ سکتا ہے۔

انھوں نے اپنی کامیابی کے لفظ کا استعمال نہیں کرتا۔ اس کا کہنا ہے کہ کامیابی کے سفر میں بعض اوقات آپ اپنے مطلوبہ نتائج پیدا نہیں کر پاتے، جس کی وجہ آپ کے لاحق عمل کی خامیاں یا غلطیاں ہو سکتی ہیں، جنہیں دور کر کے، آپ ٹینی کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔ اس کا کہنا ہے کہ کامیابی کے لیے آسان ترین راستہ مثالی کامیاب لوگوں کو اپنے ”ماڈل“ بنانا ہے۔ اسی طرح ان مثالی لوگوں کی برس ہا برس پر چھلی محنت کے نتائج کو آپ منظر ترین دورانیے میں خود بھی حاصل کر سکتے ہیں۔ ٹونی نے عظیم کامیابوں کے حامل بہت سے شہر آفاق لوگوں کی مثالیں تفصیلاً کتاب میں دی ہیں۔ ان کی افادت اور گہرائی کا اندازہ اس امر سے کیا جاسکتا ہے کہ کتاب ترجمہ کرتے ہوئے یا مصنف کا ذہن پڑھتے ہوئے، میں نے خود اپنی ڈنی کیفیات میں زبردست ثابت تبدیلی ٹھوکیں کی۔

لوگوں کی انوکھی اور لاہائی صلاحیتوں کو دریافت کرنے اور انہیں عظیم کامیابوں کی راہ پر ڈالنے کے لیے، انھوں نے اپنی آدمی سے زیادہ زندگی صرف کر دی ہے۔ ”عظیم کارکردگی“ کی سائنس کے رہنمای حیثیت میں انہوں نے انھوں نے انھوں نے اپنے کمپنیز کی بناؤالی جوڑاتی اور پیش و رانہ مہارت کے حصول میں لوگوں کی بھرپور معاونت کرتی ہیں۔ انہوں نے آئی بی ایم، اے ٹی ایڈی ٹی، امریکن ایکسپریس اور امریکی افواج جیسے اداروں کے لیے اعلیٰ کارکردگی کے حصول میں بطور مشیر خدمات انجام دیں۔ مختلف کھیلوں کے شعبوں میں نام ذر کھلاڑیوں، خصوصیت سے اولپکس میں نمایاں پوزیشنوں کے حامل افراد اور ٹیموں کی کوچنگ، مختلف اداروں کی تنقیل نوادر برادریوں کو منظم کرنے کے سلسلے میں بھی انھوں کی کارکردگی سے صرف نظر نہیں کیا جاسکتا۔

افراد کی اپنی اپنی قسمت کا خود مالک بننے میں معاونت کر کے، دُنیا کو پہلے سے زیادہ خوبصورت، زیادہ دلچسپ اور زیادہ بہتر جگہ بنانا۔ یہ ہے انھوں کا وہ خواب جسے وہ پورے جوش و خروش سے حقیقت کا زوپ دینے میں مسلط مصروف عمل ہے۔

آئیے کامیابی کی جانب اس سفر میں، ہم بھی ان کے ساتھ شریک ہو جائیں۔

تنوری اقبال

لاہور

سکیشنا

انسانی کمال کی ماڈلنگ

MashalBooks.com

بادشاہوں کی پسندیدہ شے

”زندگی کا اعلیٰ ترین مقصد علم نہیں، بلکہ عمل ہے۔“ — قاسم ہنری بکسلے

میں نے اس کے بارے میں کئی ماہ سے سُن رکھا تھا کہ وہ نوجوان ہے، دولت مند ہے، صحت مند اور خوش باش، غرض کامیاب آدمی ہے۔ مجھے اسے خود دیکھنا تھا۔ وہ میں ویشن سٹوڈیو سے لکھا تو میری نظروں میں تھا۔ اگلے چند ہفتے میں اس کا قریبی مشاہدہ کرتا رہا۔ وہ ملک کے صدر سے لے کر ایک عام خوف زدہ فرد تک ہر کسی کو مشورے دے رہا تھا۔ میں نے اسے ماہرینِ غذا اور ریلوے انتظامیہ سے بحث و مباحثت میں انجھے، کھلاڑیوں کے ساتھ کام کرتے اور نئے معدود بچوں کو تصحیح کی کوشش کرتے دیکھا۔ ملک کے طول و عرض میں اور پھر پوری دُنیا کے گرد سفر کرتے ہوئے، وہ ناقابل یقین حد تک خوش دکھائی دیتا تھا اور اس کے ہر عمل سے اپنی بیوی کے لیے شدید محبت طاہر ہوتی تھی۔ اس سفر کے اختتام پر وہ سان ڈیا گو واپس آئے تاکہ بحر الکاہل کے ساحل پر واقع اپنے شاندار محل میں، اپنے خاندان کے ساتھ کچھ دن گزار سکیں۔

یہ سب کچھ کیسے ہوا کہ ایک پچیس سال نو عمر انسان نے، صرف اپنی ہائی سکول تعلیم کے ساتھ، ایک مختصر سی مدت میں اتنا کچھ حاصل کر لیا؟ بہر حال یہی آدمی، تین سال پہلے، 400 مریخ فٹ کے پیچلے اپارٹمنٹ میں رہائش پذیر تھا اور اپنے باتھ ٹب میں، خود ہی اپنے برتن دھویا کرتا تھا۔ ایک انہتائی پریشان حال شخص، عمومی وزن سے تمیں پونٹر زیادہ بھماری، واجبی سے تعلقات اور محدود امکانات کی صورت حال سے نکل کر، ایک مجتمع، صحت مند، سماجی عزت و احترام اور لامحمد و کامیابی کے موقع کا حامل شخص کیسے بن گیا؟

یہ سب کچھ بے انہتائنا قابل یقین لگ رہا تھا اور سب سے زیادہ حیرت انگیز احساس